نوٹ۔ رسالہ ہجرت از صفحہ ۹ تا صفحہ ۳۲ شیخ قادر بخش کے اصح المطابع لکھنؤ مین چھپا ہے

مجموعہ

رسالہ ہجرت و رسالہ قربانی گاؤ

یعنے

حضرت مولانا حافظ حاجی محمد قیام الدین عبد الباری لکھنوی فرنگی محلی حفظ اللہ عن شرور الغبی و الغوی۔ کے وہ مضامین و خیالات جو ابتک وقتاً فوقتاً مختلف طریقون سے ملک مین شائع ہو چکے ہین

مرتبہ

جناب مولوی شیخ شاہد علی صاحب ساکن نینا مؤ ضلع بارہ بنکی

مع سہ

چہل حدیث

جسمین ہجرت اور شام و قزوین کے فضائل درج ہین

پہلی مرتبہ نومبر ۱۹۲۰ء مین

جناب مولانا حافظ محمد برکت اللہ صاحب رضا لکھنوی فرنگی محلی نے شائع کیا

اور محمد شمس الدین کے اہتمام سے

شمس المطابع لکھنؤ بلوچپورہ مین چھپا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا وَّمُسَلِّمًا

الحمد لله وحده والصلوٰة والسلام علی من لا نبی بعده وآله
مسئلہ قربانی کی بابت حضرت استاذ الاساتذہ مولانا عبد الباری صاحب مدفیضہ
نے جو راے قائم کی اُسکو انصاف سے دیکھنے والا سمجھ سکتا ہی کہ بالکل احکام شرعی
کے مطابق ہی مگر اکثر حساد نے طرح طرح کے الزامات تراشے ہین اسواسطے مین نے
مثل مسئلہ ہجرت کے مولانا ممدوح مدظلہ کے اُن سب خیالات
ومضامین کو جو مختلف اوقات مین شائع ہوئے ہین شروع سے آخر تک جمع کر دیا ہی تاکہ
دیکھنے والا سمجھ لے کہ نہ تو خلاف شرع کوئی راے قائم کی گئی ہی نہ کوئی راے قائم کر کے رجوع
کیا گیا ہی نہ اسکی ضرورت ہی ساتھ اسکے اتحاد ہندو مسلم کے مضبوط کرنے کے لیے قربانی
گاے کے مسئلہ سے زیادہ اہم کوئی مسئلہ نہین معلوم ہوتا ہی اسلیے بھی اشاعت مناسب ہی۔
تاکہ مراد صاف ہو جاوے اسواسطے کہ ذرا سی جو بات ہوتی ہی وہ پائدار ہوتی ہی۔ خاکسار شاہد علی عفا اللہ عنہ

از رسالہ مسلمان دوم رول مرتبہ مولوی محمد سلامت اللہ صاحب مدظلہ فرنگی محلی

مطبوعہ فخر المطابع لکھنؤ ماہ نومبر ۱۹۱۷ء

ایک جماعت وہ تھی جو مسلمان تو ہو گئی تھی مگر اپنی جہالت اور مسلمان بادشاہون
اور علمار کی سہولت سے اُنکے اور ہندوون کے درمیان صرف گاے کا فرق تھا اس
خلیج کو مٹانے کی ہر طرح کوشش کی گئی اور برابر کی جاتی تھی تاکہ وہ مسلمان جو صرف
گاے کے گوشت کے مسلمان ہین اُنکو اپنے مین جذب کر لینا آسان ہو اگر ایسا نہین ہی
تو وہ لوگ جو گاے کا خود ہی گوشت کھاتے ہین اور وہ گائین جو سواے بقرعید کے
ذبح کی جاتی ہین اُنکے ساتھ اسقدر مخالفت کیون نہین کی جاتی جسقدر بقرعید کی
گاے پر فساد برپا ہوتا ہی اُسکے ترک کرانے کی فکر ہی کہتے ہین کہ اگر مسلمانون کے

یہان قربانی گاے کی چھوڑ دیجاوے تو پھر ہر جگہہ سے قربانی گاے کی موقوف کراوی جاویگی -ہم کہتے ہین کہ اگر سرکاری طور سے جو گائین ذبح کی جاتی ہین وہ موقوف کرادیجاوین تو پھر مسلمانون کو بھی مذہبی رسم کے چھوڑنے ہو مجبور کیا جانا ممکن ہی ورنہ مذہبی رسم کا چھوڑانا اور شعائر اسلام کا مٹانا زیادہ مشکل ہی -

نقل از اخبار ہمدم مطابق ۲۰- اپریل ۱۹۱۹ء

مولانا عبدالباری صاحب کا تار مسٹر گاندھی کو

مولانا عبدالباری صاحب مدظلہ نے حسب ذیل برقی پیام ۱۴- اپریل کو مسٹر گاندھی کے نام بھیجا ہی- آپکا استقلال ہندو مسلم اتحاد کے لیے ایک یادگار ہی اگر خدا چاہیگا تو گاے آیندہ قربان نکی جاویگی- خدا اِس اتحاد مقصد کو کامیاب کرے -

نقل از اخبار ہمدم مطابق ۱۲- رجب المرجب ۱۳۳۷ھ یوم چہار شنبہ

از کیفیت سفر اجمیر شریف

یہ ضرور ہی کہ اتحاد خدا کی حکمت بالغہ سے ایک حکمت کا کرشمہ ہی اسکے اثر سے خواہ مخواہ اگر خدا نے چاہا ایک دوسرے سے رواداری کا برتاؤ ہوگا اور گاے کی قربانی از خود چھوڑ سکتے ہین اِسی مطلب کا تار بھی ہین نے خادم قوم گاندھی صاحب کو دیا ہی-

نقل از اخبار ہمدم جلد ۴ نمبر ۱۰۵- ۸ مئی ۱۹۱۹ء مطابق شعبان المعظم ۱۳۳۷ھ یوم پنجشنبہ

مباحث ملیہ و علمیہ

مولانا عبدالباری صاحب کے مضمون تار کی تشریح خود مولانا کی طرف سے "

مندرجہ ذیل تحریر ہمکو جناب مولانا عبدالباری صاحب مدظلہ کی طرف سے بغرض

اشاعت موصول ہوئی ہے جسمین مولانا ے موصوف نے اپنے تار بنام مسٹر گاندہی کے مضمون کی کافی تشریح فرمائی ہے۔ لہذا اس بحث پر جو تحریرین ہمارے پاس موجود ہین وہ درج نہ کی جائینگی۔ ایڈیٹر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا وَّمُسَلِّمًا

مکرمی دام مجدہم۔ السلام علیکم

گاے کی قربانی کے متعلق طرح طرح کے خیالات ظاہر کیے جا رہے ہین۔ میرے تار کے عجیب عجیب معانی پیدا ہو رہے ہین مین نے خود اسکی وضاحت کر دی اور آپ کا شکرگذار ہون کہ آپ نے بھی اسکو صاف کر دیا جسکے بعد چاہیے تھا کہ جو شبہات کیے جا رہے ہین نہ کیے جاتے مگر برخلاف اسکے تحریر سے اور زبانی بھی اُسکے بابت استفسارات ہو رہے ہین۔ اسواسطے بیان واضح عرض کرتا ہون۔

گاے کی قربانی کے بارہ مین مؤید الاسلام کی گذشتہ کارروائیان شاہد ہین کہ ہم لوگ کیا راے رکھتے ہین مذہبی شعار کو کسی دباؤ یا مروت سے نہین چھوڑ سکتے ہین مین نے اپنی طرف سے کبھی گاے کی قربانی نہین کی ہے اپنے اعزہ کی طرف سے کرتا رہا ہون اور یہی طریقہ مسنون ہے میرے محلہ مین مجموعی طور پر شہر کے سب جگہون سے زیادہ گاے کی قربانی بطور اضحیہ کے ہوتی ہے۔

مین نے نہ تو اپنا ارادہ ظاہر کیا ہے نہ اپنے ہم مذہب لوگونکا کہ وہ قربانی نہ کرینگے نہ وعدہ کیا ہے نہ کسیکو مشورہ دیا ہے نہ فتویٰ ہے بلکہ بطور اثر اتحاد کے تخمینی طور پر ایک راے ظاہر کی ہے وہ بھی خدا کی مشیت پر محمول رکھا ہے میرا خیال ہے کہ اگر اتحاد قائم رہا اور اسی طرح رواداری مذہبی ہوئی تو گاے کی قربانی مین اہمیت باقی نرہے گی از خود موقوف ہو جائیگی مذہبی طور پر جو شے محرک ہے وہ اسکا پرستش ہونا اور قربانی نہ کیے جانے پر اصرار ہونا ہے یہ بات جاتی رہے تو گاے کی قربانی مین کوئی اہمیت باقی نہین رہتی ہے بلکہ سات آدمیون کا ایک گاے کرنا اتنا افضل نہین

جتنا نی کس قربانی کرتا ہی اقتصادی لحاظ سے تحمل کی صورتین اگر نکل آئین تو بھی قربانی
گاے کی اہم نہین رہتی ہو اب برادران ہنود کی مرضی پر ہی کہ اگر وہ قربانی گاے کی
موقوف کرانا چاہتے ہین تو ایسی مکافات کر دین کہ از خود مسلمان گاے کی قربانی
ترک کر دین یہ امر مشکل نہین ہی اگر چند سمجھدار اشخاص فریقین کے جمع ہو جائین اور
اقتصادی طور پر غور کر لین تو بآسانی وہ صورت طی ہو سکتی ہی جسکے اختیار کرنے سے
گاے کی قربانی چھوٹ سکتی ہی مجھے اکثر اہل الراے حضرات نے ایسی صورتین
تحریر کرکے اطلاع دی ہی بعض اہل علم مسئلہ سود کو پیش کرتے ہین بعض زبان کو بعض
تعلیمی سہولتون کو بعض بوقت مراسم اہل اسلام سنکھ و پوجا وغیرہ کو پیش کرتے ہین
مگر مین اسے مشورے کے بعد طے کرنا پسند کرتا ہون مین چاہتا ہون کہ مسلمان حدود
مذہب کے اندر رہ کے اتحاد کو مستحکم و مضبوط کر لین خدا سے اسکی پوری توقع ہی
کہ وہ اتحاد کی تمام صورتین آسان کرنے والا ہی سرکاری ضرورت کے متعلق مین
مقام دم زدن نہین سمجھتا ہون ؎

امور مملکت خویش خسروان دانند گداے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

مگر خدا کی قدرت سے وہ بھی باہر نہین ہی اللہ کی مشیت اُسپر بھی غالب ہی والسلام

فقیر محمد قیام الدین عبد الباری عفا اللہ عنہ

نقل از اخبار آفتاب لاہور از تقریر آل انڈیا خلافت کانفرنس دہلی مطابق ۲۳ دسمبر ۱۹۱۹ء

ایک بات کا ذکر ضروری ہی حضرات مسئلہ قربانی کے متعلق انھون نے اپنے خیالات
مجھپر ظاہر کیے مین مسئلہ گاؤکشی بہت اچھی طرح سمجھے ہوے ہون مین نے گاندھی صاحب

[illegible]

کے کہنے سے قربانی گاؤ ترک نہیں کی بلکہ خود بڑے غور و خوض کے بعد چھوڑی اگر مجھے
مہاتما جی کہتے بھی تو میں ہرگز نہ چھوڑتا میں مذہب کا پابند ہوکر اُنکی عظمت کرتا ہوں
مسلمان رہکر اتحاد پیدا کرنے میں کوئی نقص نہیں ہموطنی کا خیال لازم ہے ان کے
اخلاق نے یہ بات میرے ذہن میں پیدا کردی۔ سوال یہ ہے کہ ہم مسلمان اور سچے
مسلمان رہکر ہندؤں سے اتحاد رکھ سکتے ہیں یا نہیں۔ میں کہونگا کہ یقیناً موجودہ
مشکل زمانہ میں غیر مسلم کی ہمدردی کو خرق عادت سمجھتا ہوں اور ہندؤں میں اسکی
نظیر دی جاسکتی ہے وہ مہاتما گاندھی کی ذات ہے کانپور میں مجھسے کسی نے کہا کہ اگر
ہندو اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے تو گائے کی قربانی چھٹ جاے گی گویا وہ یہ
ہندوؤں کی موجودہ ہمدردی محض گائے کی قربانی چھڑانے کے لیے ہے میں نے
اُن سے یہ کہا کہ زبان سے نکالنے کی بات نہیں ہے بتدریج خود بخود چھوٹ جائیگی۔
میں کہتا ہوں جو لوگ گائے پر کٹ مرتے ہیں اُنکو خیال نہیں آتا کہ گائے خلیفۃ المسلمین کے
مقابل کیا وقعت رکھتی ہے خلیفۃ المسلمین کے لیے تو قربان نہیں ہوتے۔

نقل از اخبار کانگریس دہلی ۱۵ جنوری ۱۹۲۰ء مطابق ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۳۸ھ یوم پنجشنبہ جلد ۳ نمبر ۱۳ اسہارنپور میں ہندو و مسلم کا اجتماع اور مولانا عبدالباری صاحب کی تقریر

قربانی گاؤ مجھسے گاندھی صاحب نے یا کسی ہندو نے گائے کی قربانی ترک کرنیکی خواہش نہیں کی
مگر میں دلی اتحاد کرنے کی غرض سے اُنکی دل آزاری کو پسند نہیں کرتا ہوں مسلمانوں کی
سیاسی جماعت اور ملکی رہنماؤں نے مسلم لیگ میں قربانی گاے یوم الاضحیٰ میں کمی
کرنے کی راہ منظور کی ہے مجھے اپنے مسلمان بھائیوں سے کہنا ہے کہ یہ بہت مناسب ہے
اگر ممکن ہو تو افضل اختیار کیجیے اضحیہ میں فی کس ایک جانور قربانی کیجیے جس سے ثواب

[illegible]

مو گر وقت نہوگا صلح حدیبیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مصلحتاً لفظ رسول اللہ کو اپنے دست شریف سے مٹا دیا ظاہر ہے کہ وہ بھی

[illegible]

زائد ہو مسلمانون کو شعار مذہبی کا لحاظ رکھنا چاہیے - مین نے بارہا کہا اور پھر کہتا ہون کہ خلیفۃ المسلمین جس مرتبہ کا شعار دین ہی اُسکے لحاظ سے مین قربانی گاے کو قربان کر سکتا ہون اسمین شک نہین ہی بعض ناواقف مسائل شرعیہ سے اُسکو زیادہ اہمیت دیتے ہین - مین جانتا ہون روکنے سے اُسکا انجام دینا ضروری ہوجاتا ہی - مین نے اپنے اکابر کے فتوے تعمق سے دیکھے ہین مگر پھر بھی مسلمانون کے لیے ممکن ہی کہ اضحیہ مین گائے کی قربانی کے بجائے دوسرے جانور قربانی کرین -

بلکہ بعض صورتون مین تو دوسرے جانورون کی قربانی متعین ہوجاتی ہی ساتھ ہی اسکے مین برادران ہنود سے عرض کرتا ہون کہ اتحاد خلوص سے ہوگا - گائے کی قربانی مین بہت ضد و شدت اُسکے حکم کو بدل دیتی ہی شعار مذہبی برقرار رکھنے کے باعث ضروری ہوجاتی ہی بعض غریب لوگ نفلاً اُسکو ادا کرتے ہین اُنکو استطاعت بکری کی قربانی کی نہین ہی اُنپر جبر نہ کرنا چاہیے ہمکو یقین ہی کہ ہم سے کوئی معاوضہ ہمارے ساتھ ہمدردی کا خصوصاً مسئلۂ خلافت مین ہمارے برادران وطن نہین چاہتے نہ اُنکے اخلاص کا یہ عوض ہی کہ ہم اُنکو اجیر فرض کرکے اُنکا بدلہ دین ہمارے دل مین اُن کے اخلاص نے گھر کر لیا ہی اسواسطے اُنکو ہمارے مشکلات مدنظر رکھنا چاہیئے - ہم دل سے اُنسے متحد ہونا چاہتے ہین ہم پہلے مسلمان ہین پھر ہندوستانی اسواسطے ہم یقین دلاتے ہین کہ حدود اسلام کے اندر رہکر ہم ہر امر ہندوؤن کی مرضی کے موافق کر سکتے ہین اُسکے لیے تیار ہین گائے کی قربانی بقرعید کے دن کبھی ہوتی ہی اگر ہنود مستعد ہوجاوین تو ہم اُنکے ساتھ شریک ہوکر گسریٹ کی قربانی رکوانے مین ہر طرح کوشش کرنے کو آمادہ ہین مین تو اسکو بھی ایک جہاد سمجھتا ہون کہ اقتصادی نقصان اعداے دین کو اس سے پہونچیگا ورنہ چند غریب مسلمان بھائیون سے اگر قربانی چھوڑا دی گئی تو کوئی بڑی بات نہین ہی مجھے صاف کہدینا ہی کہ مین قانون اور مذہب کے مقابلہ کی صورت مین مذہب کو مقدم سمجھتا ہون جبکہ حیلۂ شرعی اختیار کرکے بھی قانون کی موافقت نہین کر سکتا مجھے معلوم ہی کہ برطانیۂ عظمیٰ کے وزراء اور ہم لاچاری سے ایک

دوسرے کی مزاحمت کررہے ہین انکی موت ہماری حیات ہماری موت انکی حیات ہو
کون اپنی موت دوسرے کی حیات کے لیے اختیار کریگا مگر ہم بھی مجبور ہین کر شرع کے
پابند ہر گز کسی ایسے فیصلہ کو منظور نہین کرنے دینگے جو مذہبی احکام کے خلاف ہو ہمسم کو
توقع ہی کہ آپ حضرات جس طرح ہم سے ملنے آئے ہین اُسی طرح مساعی اسلامیہ مین معین
و مددگار رہونگے اور سب متحد ہو کر کام کرینگے۔ مجھے بڑی مسرت ہی کہ ہندو اور مسلمانون کا
اتحاد ہو گیا ہین اسکے برقرار رہنے کا ہمیشہ ساعی رہونگا اس مین فریقین کی بہودی ہی
اب مجھے معاف کیجیے کہ مین تقریر کا عادی نہین ہون۔

نقل از ہمدم مطابق ۲۰ فروری سنہ ۱۹۲۰ء۔ نقل تحریر اصلاحی دستخط شدہ ہر دو فریق

مسلمانان بمبئی کا یہ جلسہ مسلم لیگ کے سفارشی ریزولیوشن متعلق قربانی گاؤ کی اصلاح کے تیے
جس سے کہ عام مسلمانون مین مذہبی نقطہ خیال سے سخت بیچینی و تشویش ہو گئی ہی یہ تجویز پیش کرتا ہی
بقر عید مین گاے کی قربانی مسلمانون کے مذہبی شعائر اللہ مین داخل ہی اسکے روکنے کا
کسی کو حق و مجاز حاصل نہین ہی ہندو بھائیون کو روزانہ ذبح پر نظر کرتے ہوے مسلمانون
کے مذہبی سالانہ قربانی کو باعث دلشکنی تصور نہ کرنا چاہیے۔ (نوٹ مولانا صاحب)
مجھے اس سے اتفاق ہی۔

مسلمانون کو بھی ہندو مسلمانون کے اتحاد پر نظر رکھتے ہوے اپنے مذہبی قربانی کو
اس خوبی و خوش اسلوبی سے ادا کرنا چاہیے جس سے ہندوؤنکا دل نہ دکھے (نوٹ مولانا صاحب)
اس سے بھی اتفاق ہی۔

روزانہ گاؤکشی پر نظر رکھتے ہوئے جو مسلمانان ہند ہند و نادان بھائیون کے ہاتھ

سے مظالم ومصائب اُٹھاتے چلے آئے ہین ہند. ولیڈران نیشنل کانگرس کو اہل ہنود
کی ایسی ناجائز حرکات کو رد کرنے کے لیے دل وجان سے کوشش کرنا چاہیے اور
مسلمانون کو ایسی بلائے ناگہانی سے جنکا اکثر موقع قربانی پر مسلمانون کے سر پر نزول
ہوا کرتا ہے آیندہ کے لیے محفوظ ہونے کا اطمینان دلانا چاہیے تاکہ ہندو مسلمانون کے
اتحاد واتفاق مین تفرقہ نہ پڑے (نوٹ مولانا صاحب) اس سے بھی اتفاق ہے۔

ہندو یا مسلمانون کو ایک دوسرے کے مذہبی امور یا مراسم مذہبی مین جزئی یا کلی
اشارۃً یا کنایۃً بالکل کسی قسم کے دخل دینے کی ہرگز ہرگز کوشش نکرنی چاہیے
تاکہ اتحاد دائمی ہندو مسلمانان ہند قائم رہے مولانا نے ذیل کا مضمون بڑھایا ہے
جس سے لفظاً لفظاً مجھے بھی اتفاق ہے۔ وھو ھذا۔

مین بحیثیت مذہبی خدمت کے مجبور ہون کہ رواسم شرک کے مٹانے مین اور ان مین
دخل دینے مین کوئی موقعہ فروگذاشت نہین کرسکتا چاہے ہندو مسلم اتحاد رہے یا نرہے
ہندو مسلم اتحاد واسطے فوائد اسلام ہے نہ کہ واسطے تخریب اسلام (جزاك الله نعم الجزاء)
تمدنی معاملات مین ہندو مسلمانون کے ایک ہونے کی اشد ضرورت جسکو سب
محسوس کرتے ہین تب ہی پوری ہوسکتی ہے جبکہ معاملات مذہبی مین کسی قسم کی کسی طرف
سے دست اندازی نہ کیجاے (نوٹ مولانا صاحب) مجھے پورا اتفاق ہے۔

فقیر شاہ عبد الحلیم بہاری مورخہ ۳۱- جنوری ۱۹۲۰ء فقیر محمد عبد الباری عفا اللہ عنہ

نوٹ- اس مضمون کے جزو اول سے مولانا ممدوح نے اتفاق نہین کیا ہے
نہ اُن دفعات سے کہ جن سے اتفاق کیا گیا ہے کبھی مخالفت کی گئی ہے جو یہ صحیح ہو
کہ مولانا ممدوح نے رجوع کیا ہے- اور مسلمانان بمبئی کے جس جلسہ کا حوالہ دیا گیا ہے یہ بالکل
واقعہ غلط ہے کوئی ایسا جلسہ نہین ہوا ہے-

کمترین شاہد علی عفا اللہ عنہ

نقل خط حضرت مولانا مولوی عبد الباری صاحب مدظلہ العالی

مکرمی دام مجدہٗ! السلام علیکم

آپ نے مسئلہ قربانی گاے کے بارہ مین حضرت ابی مولانا الحاج محمد عبد الوہاب

(حضرت اخی فخر المتاخرین مولانا محمد عبد الحی رحمہم اللہ کے احکام کی طرف توجہ دلائی ہی
لہذا عرض ہی کہ جو مسلک مین نے اختیار کیا ہی وہ اُن لوگون کے خلاف نہین ہی
میرا مقصد یہ ہی کہ گائے کی قربانی واجب نہین ہی مباح ہی گو اُس سے افضل دوسرے جانورون
کی قربانی ہی۔ جو شخص حلت قربانی ولحم کا اعتقاد کرتا ہوا ترک قربانی کرے تو اُسکو اختیار ہی
اور محض فتنہ و فساد کے غرض سے قربانی گائے نہ کرنا چاہیے۔ ہاں ہندو اگر قربانی
گائے کو جبر سے چھڑوانا چاہین تو پھر اُسکو قائم کرنے کی پوری فکر کی جاوے اُنکے
جبر سے یہ شعار مذہبی ترک نہ کرنا چاہیے میرے نزدیک تو ذبح بقر مطلقاً ایک امر ہی اور اضحیہ
مین قربانی بقر مخصوص ہی جو شخص مطلقاً گائے کی قربانی کی ممانعت نہ کرے صرف اضحیہ مین بقیع
کو افضل قربانی کریگا۔ مشورہ دے وہ شعائر اسلام مین رخنہ انداز نہین سمجھا جائیگا مین نے از خود
قربانی چھوڑ دی او مجھے ترک قربانی مین مصلحت دینی بھی پیش نظر ہی اور انما الاعمال بالنیات
حدیث صحیح قریب متواتر ہی مجھے تعجب ہی کہ پڑھے لکھے لوگ مجھپر اس قسم کے الزامات دیتے ہین
ملاحظہ فرمایئے فتاوی حضرت اخی معظم مولانا عبد الحی رحمۃ اللہ علیہ امر اول گائے کی قربانی
مباح ہے۔ آگے جسقدر جوابات آتے ہین اُن سب سے اس دعوے کا ثبوت ہوتا ہے
امر دوم گائے کی قربانی سے دوسرے جانور کی قربانی افضل ہی۔ استفتاء نمبر (۲۶۵)
صفحہ (۲۸۲) قربانی اونٹ کی بہتر ہے یا گاؤ کی بینوا توجروا۔ ہو المصوب اونٹ کی بہتر
ہے واللہ اعلم بالصواب حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابو الحسنات محمد عبد الحی تجاوز اللہ
عن ذنبہ الجلی والخفی۔

محمد عبد الحی رحمہ
ابو الحسنات

الجواب صحیح واللہ اعلم۔ حررہ الفقیر محمد عبد الوہاب عفا اللہ عنہ

محمد عبد الوہاب

(جلد دوم کتاب الاضحیہ فتاوی مولانا عبد الحی رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ یوسفی پریس ۵ ذی الحجہ ۱۳۰۳ھ)

تفضیل و زیادتی کا ثبوت کے علاوہ کہ ساتھ غیر مسلم ہی اس سے بعض فقہا کے قول کی تائید ہوتی ہی جو ہر حال مین کبش کو اضحیہ مین افضل بتاتے ہین فی اللہ ۱۲

امر سوم جو شخص باعتقاد حلت قربانی نہ کرے نہ گوشت کھائے تو کوئی حرج نہیں ہے

نمبر ۲۶۴ صفحہ ۲۵

استفتا چہ می فرمایند علمائے دین و مفتیان شرع متین اندرین سوالات ضروری بحدیث و قرآن و اجتہاد و رائے خود **پنجم** در عرب باوجودیکہ بقر موجود است چرا قربانی نمیکنند **ششم** اگر قربانی بقر نکنند آیا فتوری بدین اسلام راہ می یابد یا نہ و قربانی گائے یا استعمال لحمش از ارکان دین است و فرض و واجب یا چہ **ہشتم** بحالت اوراد و وظائف و نمازے کہ برائے حصول دعا میکنند بخصوص وجہ ترک گوشت بقر چیست۔ بینوا و توجروا۔

جواب۔ سوال پنجم قربانی نکردن ایشان بروز عید الضحیٰ صرف امریست عادی شان نہ شرعی در بعض بلاد دیگر ہم رواج قربانی بقر نیست مثل بعض بلاد دکن پس عدم ذبح شان دلیل بر کراہت یا عدم حلت ذبح بقر باوجود ثبوت جوازش از قرآن و اخبار نبویہ و آثار صحابہ و اجماع فقہائے امت محمدیہ نمی تواند شد۔

جواب۔ سوال ششم نہ قربانی کردن گاؤ باعث فتورے نیست لیکن بخیال عظمتش و عدم جوازش و حلتش اگر ترک قربانی آن خواہد کرد البتہ در اسلام ہیچ کس فتورے خواہد گشت۔

جواب۔ سوال ہشتم این ترک مبنی بعظمت و عدم جوازش نیست بلکہ مبنی ست بہ تجارب مشائخ واللہ اعلم حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابو الحسنات محمد عبد الحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی۔

(فتاوی مولانا عبد الحی رحمۃ اللہ علیہ جلد دوم کتاب الاضحیہ مطبوعہ یوسفی پریس ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۶ ہجری)

امر چہارم بہ نیت فتنہ و فساد قربانی گاے نہ کرنا چاہیے

نمبر ۱۹ صفحہ ۲۴
استفتا - کیا فرماتے ہین علماے مذہب حنفیہ اس بارہ مین کہ گاؤکشی کوئی ایسا امر ہے جسکے نہ کرنے سے کوئی شخص دین اسلام سے خارج ہو جاتا ہو یا اگر کوئی شخص معتقد اباحت ذبح ہو مگر کوئی گاؤ اُسنے ذبح نکی ہو یا گاؤ کا گوشت نہ کھایا ہو ہرچند کہ اکل اُسکا جائز جانتا ہو تو اُسکے اسلام مین کچھ فرق نہ آئے گا اور وہ کامل مسلمان رہیگا گاؤکشی کوئی واجب فعل ہو کہ جسکا تارک گنہگار ہوتا ہو یا اگر کوئی شخص گاؤکشی نہ کرے صرف اباحت ذبح کا دل سے معتقد ہو تو وہ گنہگار ہوگا جہان بلا وجہ اِس فعل کے ارتکاب سے ثوران فتنہ و فساد ہو اور مورث ضرر اہل اسلام ہو اور کوئی فائدہ اِس فعل پر مرتب نہو اور عملداری اہل اسلام بھی نہو تو وہان بلا وجہ اگر اس فعل سے کوئی باز رہے تو جائز ہو یا کہ بلا سبب اسی حالت مین بقصد اثارۂ فتنہ و فساد ارتکاب اِس فعل کا واجب ہو۔

ہوالمصوب - گاؤکشی واجب نہین تارک اسکا گنہگار نہوگا اور جو شخص معتقد اباحت ہو اور گوشت اُسکا نہ کھاتا ہو اور نہ ذبح کرتا ہو اُسکے اسلام مین فرق نہین آئیگا ہان جو گاؤ کو معظم سمجھکر ذبح نہ کرتا ہو یا اُسکے ذبح کو بُرا سمجھتا ہو تو اُسکے اسلام مین فتور ہوگا اور بقصد اثارۂ فتنہ گاؤکشی نہین چاہیے بلکہ ایسے مقام پر کہ جہان فتنہ کا ظن غالب ہو باوجود سلامت اعتقاد کے احتراز اولی ہو واللہ اعلم حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابوالحسنات محمد عبدالحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی

محمد عبدالحی ابوالحسنات

(فتاوی مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ جلد اول کتاب العقائد مطبوعہ یوسفی پریس ماہ ذی الحجہ ۱۳۱۳ھ)

امر پنجم ہندوؤن کے روکنے سے نہ رکنا چاہیے

نمبر ۲۶ صفحہ ۲۸۲
استفتا - سوال حضرات علما سے کہ جنکے مواہیر اس پرچہ مین ثبت ہین استفسار ہو کہ اس جواب مین آپ کی مراد اس جملہ سے کہ بقصد اثارت فتنہ گاؤکشی نہین چاہیے بلکہ ایسے مقام پر کہ جہان فتنہ کا ظن غالب ہو باوجود سلامت اعتقاد کے احتراز اولی ہو کیا مراد ہو آیا یہ مراد ہو کہ ابتداے فتنہ اہل اسلام

کی طرف سے نہو یعنی جہان عملداری ہنود کی ہو اور گاے ذبح نہوتی ہو وہان مسلمان بقصد فتنہ انگیزی گاؤکشی نہ کرین یا یہ کہ بلاد ہندوستان وغیرہ مین کہ جہان ہمیشہ سے اہل اسلام گاے ذبح کرتے چلے آئے اور اِس ذبح کرنے مین کبھی اُنکو مقصود فتنہ انگیزی نہین ہوئی بلکہ اجراے حکم شریعت اب اگر کوئی مسلمان اِن بلاد مین گاے ذبح کرے اور ہنود بنظر تعصب مذہبی کے اُسکو منع کرین تو وہ مسلمان اُس سے باز رہے بتفصیل ارشاد ہو کہ ایسی صورت مین اہل اسلام کو ترک گاؤکشی اولی ہی یا کیا۔ بینوا توجروا۔

هوالمصوب۔ گاے ذبح کرنا شرعًا اگرچہ فعل مباح ہی واجب نہین مگر ایسا مباح نہین کہ کسی زمانۂ خاص یا کسی بلدۂ خاص مین اسکا رواج ہو اور دوسرے زمانہ یا دوسرے بلدہ مین نہو بلکہ یہ ایک طریقۂ قدیمہ ہی زمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وتابعین وجملہ سلف صالحین سے تمام بلاد وامصار مین اور اُسکی اباحت پر اجماع واتفاق ہی تمام اہل اسلام کا ایسے امر شرعی ماثور قدیم سے اگر ہنود روکین اور بنظر تعصب مذہبی منع کرین تو مسلمانون کو اُس سے باز رہنا نہین درست ہی بلکہ ہرگاہ ہنود ایک امر شرعی قدیم کی ابطال مین کوشش کرین اہل اسلام پر واجب ہی کہ اُسکے ابقاو اجرا مین سعی کرین اور اگر ہنود کے کہنے سے اس فعل کو چھوڑینگے تو گنہگار ہونگے اور مقصود اُس جملہ مین جو جواب سابق مین مرقوم ہی یہ ہی کہ بقصد برانگیختہ کرنے فتنہ وفساد کے گاؤکشی نچاہیے مثلاً جہان عملداری ہنود کی ہو اور گاے وہان ذبح نہوتی ہو وہان مسلمان بقصد ابتداء مردم آزاری خواہ مخواہ گاے ذبح کرین یا عید الضحیٰ مین کسی ہندو کے مکان کے قریب جاکے باین خیال ذبح کرین کہ فتنہ قائم ہوے ایسی صورتو نکا ارتکاب نچاہیے بلکہ ایسی حالت مین ترک اولی ہی اور بلاد ہندوستان وغیرہ جہان ہمیشہ سے گاے ذبح ہوتی ہی اور مقصود اہل اسلام اس سے فتنہ انگیزی نہین ہی بلکہ ابقاے شریعت قدیمہ ہی ایسی حالت مین اگر ہنود منع کرین تو ترک اُسکا اولی نہین بلکہ

اسکے ابقا مین سعی واجب ولازم ہی۔ واللہ اعلم حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابو الحسنات محمد عبد الحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی۔ [ابو الحسنات محمد عبد الحی]

ہو المصوب۔ فی الواقع جن بلاد مین رواج گاؤکشی بے قصد فتنہ وفساد کے جاری رہا اور اب کوئی قوم ہنود سے مانع ہی اُن بلاد مین مسلمانون کو رسم گاؤکشی کے باقی رکھنے مین کوشش لازم ہی اور مراد اس فقرہ مسئول عنہا سے یہ ہی کہ جہان عملداری اور ریاست خاص ہنود کی ہی اور گاؤکشی وہان ہوتی نہین ہوتی اُس جگہ پر باعلان گاؤکشی کرنا بنظر قیام فتنہ اولی نہین ہی نہ یہ بات کہ مطلقاً اولویت گاؤکشی کی ہر جگہ سے جاتی رہے بلکہ جن بلاد مین ہنود کو تشدد دربارۂ گاؤکشی تھا اور اب کیا جاتا ہی وہان گاؤکشی کا ترک اولی نہین ہی واللہ اعلم

حررہ الفقیر محمد عبد الوہاب عفا اللہ عنہ [محمد عبد الوہاب]

(فتاوی مولانا عبد الحی رحمۃ اللہ علیہ جلد دوم کتاب الاضحیہ مطبوعہ یوسفی پریس فرنگی محل ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۰ ہجری)

نمبر ۲۶۷ صفحہ ۲۸۵

استفتا۔ کیا فرماتے ہین علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ مین ۱ اگر کوئی مسلمان عید الضحی مین گائے کی قربانی کرنا چاہے یا دوسرے ایام مین واسطے کھانے گوشت کے گائے ذبح کرنا چاہے اور ہنود بوجہ تعصب مذہبی یا تکفر اپنے کے یا بنظر توہین اسلام کے اُس قربانی یا ذبح کو روکنا چاہین تو اُس حالت مین اُس مسلمان کو از روے شرع شریف کے گائے کی قربانی سے یا گائے کے ذبح سے باز آنا چاہیے یا کیا کرنا چاہیے۔ ۲ اگر اُس روک ٹوک مین از جانب ہنود فساد ہونیکا احتمال ہو مگر اس فساد کا دفعیہ بذریعہ حکام ملک ممکن ہو تو صرف بلحاظ فتنہ مذکور کے قربانی اور ذبح سے گائے کے باز آنا چاہیے یا کیا کرنا چاہیے۔ ۳ یہ امر ظاہر ہے کہ اونٹ ان ملکون مین بہت کم دستیاب ہوتے ہین اگر کسی کو دستیاب بھی ہوئے تو بہت قیمت دینے سے ہوتے ہین اور یہ امر بھی ظاہر ہی کہ آجکل کے زمانہ مین سات عدد بھیڑی یا خصی کی قیمت بلحاظ تعداد ایک گائے کے زیادہ ہوتی ہے تو اس حالت مین

اگر کوئی مسلمان بلحاظ کفایت بعوض سات قربانی کے ایک گاے قربانی کرنا چاہے
اور ہنود بنظر تعصب مذہبی کے یہ کہین کہ تم گاے قربانی مت کرو جسطرح سے ممکن ہووے
تم اونٹ خواہ بھیڑی یا خصّی قربانی کرو تو ہنود کی اِس مزاحمت کو مان لینا مسلمان پر
واجب ہی یا نہین۔ بینوا و توجروا۔

جواب اس فتوی کا بزبان اُردو عام فہم لکھنا چاہیے۔

هو المصوب۔ از انجا کہ گاے کے ذبح کرنے کا جواز قرآن و حدیث سے ثابت ہی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ نے زمانۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم مین
اور بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اُسکو ذبح کیا ہی اور اُسکے
گوشت کے حلال ہونے پر اور ذبح کے جائز ہونے پر خواہ بروز عید ہو یا کسی اور
روز ہو اتفاق ہی تمام مسلمانون کا کوئی مسلمان اسکے جواز اور حلت مین شبہہ
نہین کرتا ہی بنا بر علیہ جب کوئی مسلمان عید الضحی کے روز خواہ کوئی اور روز گاے
ذبح کرے اور کوئی ہندو بنظر اپنے مذہب کے اُسکو روکے تو مسلمان کو باز آنا نہین
درست ہی اور ہندو کی ممانعت کو جو مبنی ہی اُنکے اعتقاد باطل پر تسلیم کر لینا نہین جائز ہی
ہماری شریعت مین گاے کی نسبت اور جانورون کی کچھ بھی عظمت نہین ثابت ہی
بلکہ یہ مثل اور جانورون کے جواز ذبح مین ہی جو شخص اسکی عظمت کا خیال کرے اُسکے
اسلام مین فتور ہی پس ہنود کی ممانعت تسلیم کرنا موجب اُنکے اعتقاد باطل کی تقویت
اور ترویج کا ہوگا اور یہ کسی طرح شرعًا جائز نہین ہی اور اونٹ کا ذبح کرنا اگرچہ گاے
سے اولی ہی مگر کوئی شخص اسپر مجبور نہین کیا جا سکتا علی الخصوص جب ہنود
بغرض تعصب مذہبی اہل اسلام کو گاؤکشی سے روکین اور کہین کہ خواہ مخواہ اونٹ یا
بکری ذبح کرو ایسے وقت مین ہنود کے قول کو مسلمان پر مان لینا واجب نہین
بلکہ مسلمانون کو ضرور ہی کہ اِس قول ہنود کو تسلیم نہ کرین اور گاؤکشی کے طریقہ کو
کہ اہل اسلام کا طریقہ قدیمہ ہی ترک نہ کرین اور اس منازعت مین اگر احتمال
فساد کا ہنود کی طرف سے ہو تو اُسکو بذریعۂ حاکم وقت دفع کرانا واجب ہی اور

لہ بعض علماء نے [illegible]

بخوف فساد ہنود کے گائے کے ذبح کرنے سے رُکنا نہین چاہیئے واللہ اعلم حررہ الراجی
عفو ربہ القوی ابو الحسنات محمد عبدالحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی [مہر: محمد عبدالحی]
فی الحقیقۃ قربانی گائے کی ملت اسلامیہ مین شعار اسلام سے واقع ہوئی ہے اسکا
موقوف کرنا بسبب ممانعت ہنود موجب معصیت ہے بلکہ قائم رکھنے قربانی گائے مین مسلمانون کو
سعی وکوشش لازم ہے واللہ اعلم حررہ الفقیر محمد عبدالوہاب۔ عفا اللہ عنہ [مہر: محمد عبدالوہاب]

(فتاوی مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ یوسفی پریس ماہ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ جلد دوم کتاب الاضحیہ)

نقل از خطبۂ صدارت حضرت مولانا قیام الدین محمد عبدالباری صاحب مدظلہ بابت جلسۂ انجمن علمائے صوبۂ متحدہ منعقدہ ۱۴ رجب ۱۳۳۹ھ بمقام کانپور

اگر ترک اضحیۂ بقر کا اعلان کیا تو اُسکی نیت بخیر تھی کہ مین صاف ظاہر کردون کہ رسوم
شرک مین شرکت مسلمانون کی ناممکن ہے مین ہندو مسلم اتحاد کے بدلے ہندو ہندو کا
اتحاد کرادونگا اگر خدانخواستہ شرک کی رسم مین شرکت ہوجائے یہ بڑی بات تھی یہ فائدہ ہند
ہے مین صاف عرض کرتا ہون کہ ہم ہندو مسلم اتحاد کی غرض سے نہ قشقہ لگا سکتے ہین نہ اُن کی
قبرونکی زیارت کرسکتے ہین نہ اُنکے بتونکی تعظیم کرسکتے ہین ہان معاشرتی امور مین اُنکے
ساتھ خلوص کا برتاؤ ہمپر لازم ہے مساجد مین دخول جاہے جائز ہو مگر بھلا
نہین معلوم ہوتا ہے مین نے کبھی وعدہ نہین کیا کہ تمام لوگون سے گائے کی
قربانی بند ہوجائیگی اسواسطے کہ یہ میرے اختیار مین نہین ہے اسکا وعدہ دھوکے کے
ہمو زن ہے مین کسی قوم کو دھوکا دینا نہین چاہتا ہون مین برادران وطن کو انکی
ہمدردی کی اُجرت دیکر اُنکے مرتبہ کو گھٹانا نہین چاہتا ہون مجھے عقلائے ہند سے
اسکی توقع بھی نہین ہے کہ وہ مجھے حدود اسلام سے باہر بلانا چاہتے ہین یا بدلہ لیکے
اپنی عزت وحمیت کو گنوانا چاہتے ہین وہ بہادر قوم ہماری مصیبت کے وقت
خلوص کے ساتھ ہمدردی کرکے ہمکو اپنا دلی دوست بنانا چاہتی ہے نہ ہمارے لفظی
شکرگذاری کی محتاج ہے ہمنے صاف کہدیا ہے کہ ہندو اگر روکین تو مسئلہ بدل جاتا ہے

نقل جزو تحریر حضرت مولانا محمد عبد الباری صاحب مطبوعۂ اخبار کانگریس ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۲۰ء

علماے اسلام اسکا جواب دین

مین نے اتحاد ہنود مین کوئی فعل خلاف شرع روا نہین رکھا نہ رکھنے پر راضی ہون قربانی گاے اختیاری شئے سمجھکر امسال نہین کی مین ہندوؤن کے روکنے سے یا اُنکی محض خوشامد سے ترک قربانی گاے کو ممنوع سمجھتا ہون باوجود اسکے اتحاد کو جسمین فرض دفاع ادا ہوسکتا ہی روا رکھتا ہون اسکے ممنوع ہونے کی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی ہی اگر کوئی وجہ ہو تو اس سے بھی آگاہ کیا جاؤن۔

نقل از اخبار خلافت دہلی ۸-۱ اگست سنہ ۱۹۲۰ء مطابق ۱۵/۲۲ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۸ھ یوم یکشنبہ جلد ۱ نمبر ۱۹

فریضۂ قربانی

مولانا عبد الباری صاحب کا برقی پیغام

لکھنؤ ۳۱- جولائی- قربانی بذاتہ فرض ہی اور اعانت خلافت بھی واجب ہی لیکن اسکے یہ معنی نہین ہین کہ مسلمان خلافت کی حمایت مین قربانی چھوڑ دین انہین چاہیے کہ اس فرض کو حسب معمول ادا کرین اور گوشت اور کھال کو اسی مصرف مین لائین جو پہلے سے چلا آتا ہے۔

نقل از اخبار زمیندار لاہور- ۱۹- ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۸ھ مطابق ۵ اگست سنہ ۱۹۲۰ء

یوم پنجشنبہ جلد ۷ نمبر ۵۸

مولانا عبد الباری اور قربانی بقر

لکھنؤ- ۳- اگست- مولانا عبد الباری صاحب نے حسب ذیل برقی پیغام

اخبارات مین بغرضِ اشاعت روانہ کیا ہے۔

اِس غلط فہمی کو دور کرنے کے لیے جو میرے پیام مرسلہ نسبت خلافت کانفرنس کے متعلق عوام مین پھیل گئی ہو مین یہ اعلان کرتا ہون کہ عید قربان کے موقع پر مسئلہ گاؤکشی کے متعلق مین یہ کہونگا کہ مین آئندہ گاے کی قربانی نہین دونگا اور میری یہ خواہش ہو کہ عامۃ المسلمین میرا اتباع کرین اُن لوگون کو جو اسکے مخالف ہین مین یہ کہونگا کہ ہمارا مذہب قیمتی اور لذیذ قربانی چاہتا ہو گاے کا جزو اس مین شامل نہین ہو چنانچہ اس اطلاع کو مین بغرضِ اشاعت مسلمانان ہند کی اطلاع کے لیے بھیجتا ہون اور ساتھ ہی میری یہ خواہش ہو کہ مسلمان اِس سال عید قربان کے موقع پر قربانی دین اور یہ ہرگز نہ کرین کہ قربانی دینے کے بجاے اُس روپیہ کو خلافت مین جمع کردین۔

حضرت مولانا عبدالباری صاحب کا تار

اور

گاؤکشی

آخری خلافت کانفرنس مین گاؤکشی کے متعلق میرے پیام سے غلط فہمی رفع کرنے کے لیے مجھے یہ کہنا ہو کہ مین آیندہ عید الاضحیٰ مین گاے کی قربانی ندونگا اور میری خواہش ہو کہ دوسرے مسلمان بھی اسکا تتبع کرین جو لوگ اس اصول کے مخالف ہین اُن سے ہمکو یہ کہنا ہو کہ ہمارا مذہب قیمتی و نفیس قربانی کا طلبگار ہو اور گائین جو قربانی دیجاتی ہین تو وہ اِس قسم مین داخل نہین ہین حال مین جو مضمون مین نے اخبارون مین شائع کیا ہو اُسکا مطلب یہ ہو کہ مسلمانون کو آیندہ عید الاضحیٰ مین قربانی کرنا چاہیے نہ یہ کہ اُسکے بدلے مین اُتنی ہی رقم خلافت فنڈ مین بھیجی جائے۔

نقل از اخبار ہمدم مطبوعہ ۲۴ - اگست سنہ ۱۹۲۰ع

گیا مین قربانی گاؤ کو جبراً روکنے کی کوشش۔ (بذریعہ خاص تار برائے ہمدم)

جناب مولانا علی سجاد صاحب گیا سے ۲۱- اگست کو تار دیتے ہین کہ ہندو زمینداروں کے عملہ والے یہان غریب مسلمان کاشتکاران ورعایا کو زبردستی گائے کی قربانی روکنے کی دھمکی دے رہے ہین۔ کوئی اور جانور (بوجہ کمیابی وگرانی قیمت) وہ مہیا نہین کرسکتے۔

جناب مولانا عبدالباری صاحب کے یہ امر دلنشین ہونا چاہیے کہ اُن کے اقوال کا کیا ناجائز استعمال کیا جارہا ہی۔ کیا مولانائے محترم پبلک کو مطلع فرمائین گے کہ جب شعائر و مراسم دینی کو جبراً روکا جائے تو اسلام کیا حکم دیتا ہے۔

کیا مہاتما گاندھی جی اور مالوے جی اپنے ہم مذہبون سے کہین گے کہ وہ اس معاملے مین مداخلت نہ کرین کیونکہ ایسی صورت مین بروے احکام دین مسلمانون کو قربانی گاؤ مجبوراً کرنا پڑیگی۔

یہ خط جناب مولانا عبدالباری صاحب کی خدمت مین بھیجا جارہا ہی اور آپ کا جواب کل کے پرچہ مین شائع ہوسکیگا۔ لیکن مولانائے محترم اس سے قبل اپنی تحریرون اور تقریرون مین اسکی صراحت فرماچکے ہین کہ مسلمانون کو بطور خود اپنے ہندو بھائیون کی دلجوئی کا خیال کرکے قربانی گاؤ ترک کردینا چاہیے۔ مگر جہان ایسی دقتین حائل ہون جنکی طرف مولانا علی سجاد صاحب نے اپنے تار مین اشارہ کیا ہی وہان موافق حالات پیدا ہونے تک قربانی ہونے دینی چاہیے اور ہندوؤنکو مسلمانون کی اس مذہبی رسم مین کوئی مداخلت نہ کرنی چاہیے ورنہ یقیناً مسلمان قربانی گاؤ پر مجبور ہوجائین گے جیسے کہ حکیم اجمل خان صاحب نے بھی اپنے تار مین ہندوؤن سے اپیل کی ہی۔

ایڈیٹر ہمدم

نقل از اخبار ہمدم مطبوعہ ۲۵-اگست سنہ ۱۹۲۰ء

قربانی جبراً نہ روکی جائے

نا علی سجاد صاحب نے جو برقی پیام گیا سے اس امر کی شکایت مین بھیجا ہی
ہان بعض ہندو زمینداروں کے ملازمین قربانی گاؤ کو جبراً روکنے کی
شش کر رہے ہین اور بھیڑے بکرے آسانی سے بہم نہین پہونچ سکتے -
تار کو مولانا علی سجاد صاحب کی تحریر کے موافق ہمنے جناب مولانا عبدالباری صاحب
کی خدمت مین پیش کیا تو مولانائے محترم نے یہ ارشاد فرمایا کہ وہ بار بار اپنی
ردن اور تقریرون مین جتا چکے ہین کہ ہندوؤن کو قربانی گاؤ کے مسئلہ
خود کوئی جبر و تشدد اختیار نہ کرنا چاہیے -جبر سے مسئلہ کی صورت
جاتی ہی اور شعائر دین مین سے جسکو روکا جائے اُسکو برقرار رکھنے کی
ی مسلمانون پر عائد ہو جاتی ہی-

ل از اخبار ہمدم لکھنؤ-۲۶-اگست سنہ ۱۹۲۰ء مطابق ۱-ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۸ ہجری یوم پنجشنبہ جلد ۵ نمبر ۱۹۴

ایڈیٹر ہمدم کے استفسار پر مولانا عبدالباری صاحب کا جواب

دام مجدہٗ-

السّلام علیکم - مین خدا کے دین مین افراط و تفریط دونونکو ناروا سمجھتا ہون
ے حکم کا ناقل ہون حاکم نہین جس چیز کو خدا نے حلال کیا مین حرام نہین
قربانی گاے اضحیہ مین حلال ہی مین اسکو حرام نہین کرسکتا نہ کسی پر جبر
روا سمجھتا ہون البتہ ترغیب دیتا ہون کہ جس سے ہو سکے وہ افضل کو
رے اور بخل نہ کرے مین نے جسقدر اس مسئلہ مین خیالات اخبارات کے

ذریعہ سے شایع کیے ہین اُنکے علاوہ نہ کوئی خیال ہی نہ کسی کے خیال کا ہین ذمہ دار ہون ہین سے نہ سختی کرنے کی ترغیب دی نہ اسکو بھلا سمجھتا ہون نہ ہین نے کسیکو جبراً روکنے کا مشورہ دیا ہے نہ ہین پسند کرتا ہون۔ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی فقط۔

از اخبار ہمدم مطبوعہ ۲۸۔ اگست سنہ ۲۱ء

تین لاوارث گائین

عید الاضحیٰ سے قبل شام کو ایک شخص تین گایون کو ہانکتا ہوا اہل فرنگی محل سے نیچے اُترتا دیکھا گیا۔ اور اُسنے کچھ ایسا طریقہ اختیار کیا کہ آس پاس کے لوگون کا خیال اسکی طرف رجوع ہوا۔ جب اُس سے دریافت کیا گیا کہ گائین کسکی ہین۔ تو اُسنے کہا کہ فرنگی محل ہین قربانی کے لیے آئی ہین۔ اسپر بعض ہندو اصحاب مولانا عبد الباری صاحب کے پاس آئے اور اُنھون نے مولانا سے اُن کے متعلق دریافت کیا۔ مولانا نے فرمایا کہ اُنھون نے کوئی گائین نہین منگائی ہین۔ لیکن ساتھ ہی اُنھون نے ہندو اصحاب کے اس طریق عمل پہ سخت اعتراض کیا۔ کہ اُنھون نے گایون کو دیکھکر اس معاملہ ہین دخل دینا چاہا۔ اور بتایا کہ ایسے مداخلت سے مسئلہ کی نوعیت بدل جاتی ہی۔ اور زبردستی رکاوٹ ڈالنے کی صورت ہین گائے کی قربانی واجب ہوجاتی ہی۔ ہندو اصحاب اسپر معذرت خواہ ہوئے لیکن جب وہ گایون کے پاس واپس گئے۔ جہان بہت سے لوگ جمع ہوگئے تھے تو اُنکو لانے والا نہ پایا گیا۔ کچھ دیر تک گائین وہان کھڑی رہین۔ پھر وہ پل فرنگی محل کی چوکی پر رکھ لی گئین۔ اور صبح تک جب کوئی اُنکا دعویدار نہ پہونچا تو وہ کوتوالی پہونچا دی گئین۔ جہان تینون گائین کل شام تک موجود تھین

باسمه سبحانہ

کرم فرمائے مخلصان پنڈت صاحب

بعد ما وجب آنکہ التماس ہی کہ اہل اسلام کے نزدیک کسی جانور کی کوئی خاص عظمت نہین ہی اور اگر کسی مین کوئی عظمت آتی ہی تو وہ کسی نہ کسی دینی غرض کے باعث ہوتی ہی گائے کو اضحیہ مین ہم ذبح کرتے ہین تو اسکی توہین کی نیت نہین ہوتی ہی بلکہ وہ ہماری نیت سے معزز ہو جاتی ہی اور جنت مین پہونچتی ہی یہ ضرور ہی کہ سوائے مخصوص جانورون کے اور کسی شئے کو ہم اضحیہ مین پیش نہین کرتے ہین یہ شرف انھین جانورون کو حاصل ہی جو مخصوص کر دیے گئے ہین یہ قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی پسر کی یادگار ہی جسکے ذریعہ سے خدا کی راہ مین جان نذر کرنے کی تعلیم دیجاتی ہی اس حیثیت سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ جانور بمنزلۂ فرزند کے ہین اور مخصوص نسبت رکھتے ہین یہ غلط ہی کہ ہر گائے شعائر اللہ سے ہی اور "البدن" مین داخل ہی کسی نے آپ کو دھوکہ دیا ہی والبدن جعلنٰھا لکم من شعائر اللہ لکم فیھا خیر قرآن شریف کی آیت ہی مگر مراد "بدن" سے وہ جانور ہین جو بغرض قربانی حرم لے جائے جائین اُسمین اونٹ اور گائے دونون ہمارے نزدیک داخل ہین کوئی گائے کی تخصیص نہین ہی بلکہ اونٹ کو زیادہ تقدم ہی اس سے گائے کی قربانی ثابت ہوتی ہی نہ کہ گائے کی قربانی کرنے کا ایما ہوتا ہی سیاق وسباق آیت کا مسئلہ کو واضح کر دیتا ہی۔ واقعہ یہ ہی کہ مسلمان گائے کا گوشت بھی بہت شوق سے نہین کھاتے نہ ذبح کرنے کے عادی ہین عرب مین بہت کم یہ ذبح کی جاتی ہی ہندوستان مین بھی اسکا رواج پہلے بہت کم تھا مگر جب سے ہندوؤن کو اسکا خیال پیدا ہوا کہ گائے کی قربانی روکی جاوے اُسوقت سے مسلمانون کو بھی اپنا حق قائم رہنے کا اور اپنے مذہبی حکم کے جاری رکھنے کا خیال پیدا ہو گیا، حکم شریعت بھی ایسا ہی ہی کہ جب قربانی روکی جاوے گی تو لازم ہی کہ ہم اُسکو کرین خصوصاً جو گائے ہم قربانی کے لیے خرید چکے اوسکو ضرور ہی کہ قربانی مین صرف کرین۔

مسئلۂ قربانی اہم تر ہو گیا تھا اور مسلمانون نے الزام مالایلزم یعنی جو شئے لازم نہ ہو اُسکو لازم کر لینا چاہا

اور یوم الاضحیٰ مین دیگر مصارف مین اسراف کے باوجود قربانی مین بخل کرنے لگے اور مصلحت شرعی بھی مجھے معلوم ہوئی کہ مین نے اُسدن گائے کی قربانی چھوڑ دون مین نے چھوڑ دی اور مشورہ بھی دیا کہ لوگ اُسکو چھوڑ دین میری نیت اسمین یہ نہین ہی کہ ہندؤن سے ڈرکر یا اُنکی جبر وخوشامد سے مین گائے کی قربانی نہ کرون اگر یہ خیال ہی تو غلط ہی ہندو اگر روکینگے تو مین ضرور کرونگا مین نے محض ہندؤن کے اتحاد کی غرض سے اپنے شرع کی اجازت و توسع پر عمل کیا ہے مین جانتا ہون کہ قربانی مین یوم الاضحیٰ کے دوسرے جانور بھی قربان کرنا جائز بلکہ افضل ہی مین نے وہ اختیار کیا اور اُسکی رائے دی اور اسکی سعی کرونگا - یہ حکم مطلقًا قربانی گائے کے ساتھ متعلق نہین ہی بلکہ مخصوص یوم الاضحیٰ کے لیے ہی اور عمومًا گائے کی قربانی کا موقوف ہونا سخت دشوار ہی اور اُسکو چھوڑنا صرف مسلمانون کا کام نہین ہی وہ قانونًا موقوف کیجاوے تو ہوسکتا ہے مگر اُسکو مسلمان پسند نہ کرینگے اسوجہ سے کہ قانون ہوجانے کے بعد گائے کی قربانی نہ کرنا مسلمانون کی رعایت نہ ہوگی بلکہ مجبوری ہوگی -

ہندو اگر چاہتے ہین تو اس قسم کے تعلقات خلوص سے بڑھاوین کہ پھر گائے کی قربانی کا خیال ہی مسلمانون کو نہ آئے اور ایسی چراگاہین قائم کردیوین کہ گائے کے علاوہ دوسرے جانور بھی بکثرت ہونے لگین اور مسلمانون کو دشواری نہو - مین سمجھتا ہون کہ یہ محض ہندؤن کا کام ہے مین مذہبی آدمی ہون مین حکم کو بدل نہین سکتا نہ جو حکم ہے اُسکو باطل بتاسکتا ہون میرے نزدیک گائے کی قربانی کو مین اِس بڑے فائدہ کے لیے جو مجھے ہندو مسلم اتحاد مین ملحوظ ہے قربان کرسکتا ہون یہ اُسی وقت ہی جبکہ ہندو اپنی ہمدردی کا عوض نہ مانگین اور ہمکو ہماری حالت پر چھوڑ دین مجھے جہانتک علم ہے ہندو شریف قوم ہی اور وہ کبھی کسی عوض کے طالب نہین اور مسلمان احسان کے بدلہ احسان کرنے کے مکلف ہین وہ ضرور مروت کرینگے اور حدود اسلام کے اندر رہکے ہر رعایت کرنے کو تیار ہونگے گائے بڑی چیز نہین ہے اُسکی حیثیت مذہبی سوائے ہندؤن کے جبر و تشدد کی صورت کے باقی نہین رہتی ہے اور فوائد اقتصادی کو جو دنیادی ہین ہم قربان کرنے کے لیے تیار ہوگئے ہین -

بلاشبہہ جو آپ سے کہاگیا ہے وہ صحیح ہے کہ مین ہندؤن کے اتحاد کا حامی ہون اور اہل کتاب پر

اُنکو تقدم دیتا ہون مگر یہ کہنا کہ رائے بدل گئی غلط فہمی ہے اصل یہ ہے کہ حکم بدل سکتا ہے اگر
موضوع بدل جائے اُسوقت مشرکین و اہل کتاب کا مقابلہ تھا بہت سے احکام الٰہیہ سے
ہم کو معلوم ہے کہ اہل کتاب کو قربت ہے وہ احکام اب بھی ہین ہم کتابی عورت کے ساتھ نکاح
جائز و مکروہ سمجھتے ہین اور غیر کتابی مشرک عورت کے ساتھ نکاح کو حرام جانتے ہین ایسے ہی
بہت سے احکام ہین مگر محارب و معاہد کا حکم دوسرا ہے اُسمین تخصیص کتابی کی نہین ہے اب جو
مسائل درپیش ہین وہ محارب ور معاہد کے مقابل ہین اور معاہد کو ہر قسم کا تقدم ہے اگر مسلمانون کی
سچی ہمدردی آپ لوگون کو درکار ہے تو اُن کے معاہد بن جایئے اور پھر تجربہ کر لیجیے
کہ معاہدہ کا کسقدر پاس مسلمان کرتے ہین آپ لوگ باور نہ کیجیے کہ ہین آپ کے مراسم مذہبی مین
شریک نہونگا بلکہ روکونگا مگر ملکی فوائد جسقدر ہین سب مین ہندؤن کو مقدم کرونگا
گاندھی صاحب میرا مکان لینا چاہین تو اُنکو وہ بخوشی دیدونگا مگر وہ مجھسے کہین کہ تم کسی مذہبی
جلوس مین شریک ہو تو نہ مانونگا نہ مجھے اُن سے اِسکی توقع ہے ساتھ اسکے مین خود بھی اُنپر
اپنے مذہبی امور مین شرکت پر جبر نہ کرونگا۔

ایک بات جان لیجیے جس سے آپ کیا مسلمان بلکہ علمائے اہل اسلام بھی غافل ہین
وہ یہ ہے کہ بہت سے اشیاء ہین کہ جو علامت تکذیب ہین وہ جب مسلمانون کے ارتکاب
مین آگئے تو اُنپر کفر کا فتویٰ ہو جائیگا مگر یہ علامت اوقات کے لحاظ سے بدلتی رہتی ہے مثلاً
موالات محاربین اہل کتاب اِسوقت علامت تکذیب ہے وہ جہان پائی جاویگی اندیشہ
کفر کا ہو جاویگا برخلاف موالات غیر محاربین کہ وہ علامت کفر نہین ہے زیادہ سے زیادہ
اُسمین عصیان ہوگا، ہملوگ اسوقت موالات معاہدین کی طرف توجہ نہین کرتے خصوصاً
جبکہ موالات کرنے والونکا مقصد خیر ہے انما الاعمال بالنیات اسوجہ سے آپ شبہہ
نہ کرین کہ کل ہم اہل کتاب کو مقدم کرتے تھے اور آج مشرکین کو بلکہ اہل کتاب جیسے
تھے ویسے ہی ہین اور مشرکین کا جو حکم تھا وہ بحالہ باقی ہے مگر مخصوص قومون کے حالات
بدل گئے جنسے حکم بھی دوسرا ہو گیا ہے آپ نے کیا نہین ملاحظہ کیا کہ باغیون کے ساتھ اگرچہ
وہ مسلم تھے مسلمانون کا خیال کس طرح بدل گیا ہے مسلم کا حکم نہین بدلا بلکہ اُسکی خود

حالت بدل گئی ہے اس سے حکم دوسرا ہوگیا - ایک معاہد مشرک کا اگر ذمی خون کرے تو گنہگار ہے اور ایک باغی مسلم کو اگر کوئی مار ڈالے تو وہ گنہگار نہو گا حالانکہ مسلمانون کو مسلمان کا قتل کرنا ممنوع ہے مگر وہ اُسیوقت تک جبتک کہ وہ باغی نہ ہے اب اگر مسلمان کسی باغی کو قتل کرین اور کسی معاہد کی حفاظت کرین تو یہ شبہہ نہ کرنا چاہیے کہ کل تک تو مسلمان کا حکم کچھ تھا اور مشرک کا کچھ آج کیون بدل گیا، ظاہر ہے کہ مسلم کی حالت ہی دوسری ہوگئی یہ نہین ہے کہ وہ باغی مسلم نہین رہا، مسلم کے لیے جب ایسا ہے تو اہلِ کتاب کے لئے بدرجۂ اولیٰ سمجھ لیجیے کہ کیا حکم ہوگا ایسی صورت مین یہ نہین ہو کہ وہ اہلِ کتاب محارب اہل کتاب نہین رہا۔ ہماری نیت پر حملہ نہ کیجیے آپ کا خیال جو کچھ ہے وہ تو ہے ادھر خود بعض بے دین اور بعض دھوکہ کھا کے ہمیں اتحاد ہندو مسلم کا الزام دیتے ہین اور ایسے احکامات پیش کرتے ہین جنمین مشرک و اہل کتاب کا فرق ہو اور اُن احکامات سے چشم پوشی کرتے ہین جو محارب وغیر محارب کے بارہ مین ہین - یہ شبہہ نہ کیجیے کہ مسلمان ہندوستان کے جیسے پہلے تھے اب بھی ہین اُنکا حکم نہین بدلا کیونکہ مسلمان مشرق مین ہون یا مغرب مین سب ایک ہین اور ھم یدٌ علیٰ من سواھم اُنکے پیغمبر کا ارشاد ہو کہ وہ سب بمنزلہ ایک ہاتھ کے ہین اپنے غیر پر اور والمؤمنون والمؤمنات بعضھم اولیاء بعض تمام مؤمن و مؤمنات سب ایک دوسرے کے معاون و مددگار اور محب ہین انما المؤمنون اخوۃ تمام مسلمان باہم بھائی بھائی ہین جو ایک بھائی کا دشمن ہو وہ دوسرے کا بھی ہے ہان اگر بھائی دشمن کا ساتھی ہوجاوے تو وہ برادران یوسف سے بھی زیادہ مکلف ہو۔

آپ نے جس آیت کا حوالہ دیا ہو وہ بلاشبہہ قرآن شریف کی آیت ہے ارشاد ہوتا ہے لتجدن اشد الناس عداوۃ الآیۃ۔ ضروری تم پاؤگے اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخت عداوت کرنے والا لوگون مین مسلمانون کے ساتھ یہود کو اور شرک کرنے والون کو اور تم پاؤگے سب سے زیادہ محبت کرنے والا مسلمانون کے ساتھ اُن لوگون کو جو کہتے ہین کہ ہم نصاریٰ ہین یہ اسواسطے ہے کہ اُنمین عالم ہین اور درویش ہین اور وہ تکبر نہین کرتے ہین اور جب سنتے ہین جو رسول پر اُترا ہو

تو دیکھیے کہ اُنکی آنکھین آنسوٗون سے اُبلتی ہین اسوجہ سے کہ اُنھون نے پہچان لیا حق کو کہتے ہین اے رب ہم ایمان لائے تو لکھ دے ہمکو ماننے والون کے ساتھ" اس سے صاف ظاہر ہے کہ جو نصاریٰ مسلمانون کے دوست ہین وہ عالم و درویش ہین اور صرف کہتے ہین اپنے کو کہ ہم نصاریٰ ہین مگر درحقیقت وہ ایمان لاچکے ہین اور اللہ کی آیات کو سنکے روتے ہین نہ کہ وہ نصاریٰ کہ جو یہود کے دوست ہین اور مسلمانون کے دشمن ہین اس آیت سے دھوکہ دیا جانا جدید نہین ہے بلکہ جو لوگ خلافت عثمانیہ اور حکومت اسلامیہ کے خلاف تھے اور مسلم ہندو اتحاد کو قائم ہونا نہین چاہتے تھے وہ ہمیشہ سے اس آیت سے فائدہ اُٹھاتے تھے سرسید، مولوی مہدی علی، مولوی مشتاق حسین وغیرہ کی تحریرین برابر تہذیب الاخلاق مین شایع ہوتی ہین اور اُن کی تردید بھی اُس زمانہ کے علماء کرتے رہے فرق اسقدر ہے کہ اسوقت سرسید نہین نہ اُنکے نورتن کے شمس العلماء ہین بلکہ اُنکے قائم مقام حالت انتشار مین اپنی یہ خدمت ادا کرتے رہتے ہین، آپ نے قربانی کے جس فتوے پر اس آیت کو لکھا دیکھا ہو اُسکو بھی انھین تحریرات کے مانند تصور فرمایئے اور کاتب کو بھی اُنھین کے زمرہ مین داخل کردیجیے۔ عالم مسلمان اس قسم کی غلطی مین نہین آسکتے ہین۔ اُس فتوے کا مفصل رد تو بعض طلبائے فرنگی محل لکھ رہے ہین مین آپ کے اطمینان کے لیے اسقدر عرض کرتا ہون کہ شریعت اسلامیہ کی رو سے یہ یقینی ہے کہ گائے کی قربانی جائز ہے نہ فرض ہے نہ حرام اور اضحیہ مین گائے کی بھی قربانی ہوسکتی ہے۔ مگر موجودہ حالت مین جیسی گائے کی قربانی ہوتی ہے اُس سے عموماً بکری اور مینڈھے وغیرہ کی قربانی افضل ہی۔ اور ہندوٗن کے بلا خوف جبر بلا خواہش خوشامد گائے کی قربانی اگر ہم نہ کرین تو گنہگار بھی نہونگے خصوصاً ایک فائدہ اتحاد اُسکی وجہ سے مضبوط ہوتا ہے جس سے ہمارا دینی فائدہ مد نظر ہے۔ فتوے کے متعلق جو دیگر سوالات ہین اُنکے جوابات سے فقیر قاصر ہے کیونکہ آپ کے نام کی یہ تحریر مجموعۂ تحریرات قربانی گائے کے ساتھ طبع کرادیجاویگی اور مین خود اس قسم کی مباحث مین کوئی حصّہ لینا نہین چاہتا مین اسقدر فرصت نہین پاتا ہون

جو فضولیات مین اپنا وقت صرف کرون اب اتنا سمجھ لیجیے کہ مسلمان اگر نیت مین
جواز قربانی گاے کے معتقد ہین تو ہرگز اُنکو حرام نہین ہے کہ وہ گاے کی قربانی
نہ کرین وہ چھوڑ سکتے ہین اور ہمنے چھوڑ کے بیان جواز کردیا ہی- والسلام
علی من اتبع الهدیٰ - فقیر محمد عبدالباری غفراللہ لہ

۲۲- محرم یوم چہارشنبہ ۱۳۳۹ھ

نقل جزء خط بنام میان مصطفیٰ حسین صاحب منجانب مولانا مدظلہ

مورخہ ۲۳- محرم ۱۳۳۹ھ

گاے کی قربانی کے بارہ مین مین نے کوئی جدید حکم نہین کیا ہی مین کہتا ہون کہ اگر بخل اور دل آزاری کے خیال سے گائے کی جائے تو ہرگز ثواب نہوگا- اور جو فی کس قربانی کرسکتا ہے وہ سات آدمیون کی شرکت نہین کرکے ترک افضل کرے گا-

ہندو اگر نہ روکین تو مین گائے کی قربانی کو ترک بھی کرسکتا ہون- اب ہندوؤنکے ہاتھ مین ہی اگر وہ روکینگے تو سمجھیے کہ اُنکو گائے کی قربانی ترک کرانا نہین ہی کیونکہ جبر کے وجہ سے حکم بدل جاتا ہی اور اگر نہ روکینگے اور برابر میل جول رکھینگے تو خود بخود مسلمان گائے کی قربانی نہ کرینگے مجھے کسی ہندو نے منع نہین کیا نہ اتحاد کا اُنھون نے معاوضہ مانگا مین نے از خود گائے کی قربانی نہین کی اب جو فتوے شائع ہوئے ہین اُنکو میرے فعل سے کوئی تعلق نہین تاہم علمائے کرام ایسے بھی ہین جنھون نے قربانی نہ کرنے کا حکم دیا ہی اور اُسکے وجوہ بھی لکھے ہین مسلمان گائے پرست نہین کہ جو اُسکے سوائے کسی دوسرے جانور کی قربانی کرہی سکتے ہون مگر مین آخر مین امید کرتا ہون کہ جو لوگ مدعی ہین کہ مین نے مطلقاً گائے کی قربانی کو منع کیا ہی وہ ثابت کردین- حالانکہ ہندوؤنسے مجھے توقع ہی کہ وہ معاوضہ لیکر اپنی اعانت کو نہ گنوائینگے اور مسلمانونکو مشورہ ہی کہ جہانتک ممکن ہوگا حدود شرع کے اندر رہکے اپنے فعل سے اُنکا دل نہ دکھائینگے اور جدائی کرانے والونکا خیال نہ کرینگے اُنکا تو یہ مقصود ہی کہ کسی طرح ہندو مسلم اتحاد نہ ہونے پاوے-

از تقریر ۱۶ - اکتوبر ۱۹۲۰ء بمقام رفاہ عام لکھنؤ

اسوقت گائے کا مسئلہ چھیڑا جاتا ہے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنکی شفاعت کی اُمید پر تم لوگ ہو اُنکے جانشین کے مقابل اُنکے مخالفون کی تائید کے لیے قربانی گائے کی پیش کی جاتی ہے مین ایسی قربانی گاؤ کو حرام سمجھتا ہون جسکا مقصد دشمنان اسلام کی تائید ہو -

از تحریر مخصوص مورخہ ۱۸ - اکتوبر ۱۹۲۰ء

مگر یہ تحریر فرمانا کہ آپنے گائے کی قربانی کو حرام کر دیا نہایت تعجب کی بات ہے مین حلال و حرام کرنے والا نہین ہون میرا مقصد یہ ہو کہ جو مخالفین ترک قربانی گائے کا منشا مجھے تعلیمی طور سے معلوم ہوا ہے وہ یہ ہو کہ خلافت کمیٹی کے کار و بار مین رکاوٹ ہو اور اعداے خلافت کی تائید اور تفرقہ پردازی سے فائدہ اُٹھایا جائے تو اس طرح کی قربانی مین ضرور حرام سمجھتا ہون کیونکہ اسکی غرض حرام ہے -

ساتھ ہی اسکے کوئی قانون بنانا جس سے قربانی گائے ممنوع ٹھہرے مین موجب تفریق سمجھتا ہون اور مجھے جہانتک علم ہے گاندھی صاحب اس امر مین میرے ساتھ متفق ہین کہ نہ قانون بنایا جائے نہ ہندو ترک قربانی کے ساعی ہون بلکہ اپنا طرز عمل ایسا کر دین کہ مسلمان خود ہی جس شئے کا شائبہ بھی ہو کہ ہندوون کو گوارا نہ ہوگا اوس سے تحرز کرین جہانتک کہ اُنکو اُنکا مذہب اجازت دیتا ہو - گائے کی تعظیم ہندو کرتے ہین جس طرح بندر کی تعظیم کرتے ہین مگر عبادت کرنے سے اکثر ہندوون نے انکار کیا ہے -

قول جامع یہ ہے کہ قربانی گائے کی مباح ہے اور اسکا حکم نیت کے بدلنے سے بدل جاتا ہے -

(۱) اگر گائے قربانی کے لیے خریدی جائے یا ہندو اوسکو زبردستی روکین اور اوسکی قربانی نہ کرنے سے توہین اسلام ہوتی ہو تو ایسی صورت مین قربانی کرنا لازم و واجب ہو جاتا ہے

(۲) قربانی گائے کی اپنی ازواج کی جانب سے کرنا سنت ہے

(۳) قیمتی اور فربہ گائے ایک ایک شخص اپنی جانب سے کرے تو بعض علماے نزدیک افضل ہے

(۴) سات آدمی ملکے گائے کو قربان کرین تو جائز ہے اور قربانی ادا ہو جاتی ہے -

(۵) فتنہ وفساد کے خیال سے یا بخل سے قربانی گائے کی کی جاوے تو ترک اولی ومکروہ ہے
(۶) سوائے فتنہ وفساد کے اور دل آزاری مخلوق کے بلا نیت قربت کے گائے کی قربانی کی جائے یا اس وجہ سے کہ حکام نصاریٰ خوش ہوں اور تقویت اعدائے اسلام کو ہو گائے کی قربانی حرام ہے جیسے شیخ سدو کا بکرا اور احمد کبیر کی گائے۔ اور ایسی گائے کا گوشت کھانا نہ چاہیئے۔
صورت بالا میں جس صورت کے لحاظ سے قربانی گاؤ کی تبلیغ کی جاوے گی وہی حکم اوس تبلیغ کا ہوگا۔
جو لوگ گائے کی قربانی کی تبلیغ اس وجہ سے کرتے ہیں کہ حکام نصاریٰ خوش ہوں اور خلافت کی تحریک میں ضعف پیدا ہو اور اعدائے دین کی تقویت ہو تو وہ سخت گنہگار ہیں انکو توبہ کرنا چاہیئے ورنہ اصرار معصیت کبیرہ بر درجۂ کفر تک پہونچا دیتا ہے۔

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی

مجھے جہانتک خود یاد ہے اور جو زرد نویس کی تحریر سے نقل لی گئی ہے اوسمیں وہی لفظ ہیں جسکا تذکرہ اوپر آچکا ہے اگر یہ ہے کہ تم پر گائے کا گوشت حرام ہے جیسا کہ تحریر کیا گیا ہے تو عرض ہے کہ الحمد للہ اسمیں بھی میں حق بجانب ہوں فقہ کے کتب کا مطالعہ کرنے والے واقف ہیں کہ قدوم امیر کی غرض سے جو قربانی ہو اوسکا کیا حکم ہے وہ قربانی مردار ہے اور قربانی کرنے والا گنہگار ہے شیخ سدو کے بکرے کے متعلق علماء کے فتوے موجود ہیں تو ظاہر ہے کہ جس قربانی گائے میں خوشنودی حکام کی مضمر ہے اسکے حرام ہونے میں اور اسکے گوشت کے مردار ہونے میں کیا وجہ تامل کی ہے۔
میں نے کل مشرق کے پرچہ میں مولانا محمود حسن صاحب کی تحریر متعلق گائے کے دیکھی ہے مجھے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح ہجرت کے رسالہ کو انھیں کے تحریر پر جو مضمون مشتمل تھا تمام کیا گیا ہے اوسی طرح یہ قربانی کا بھی رسالہ تمام کیا جاوے اگرچہ اس تحریر سے مجھے پورا اتفاق دربارۂ قربانی گائے نہیں ہے کیونکہ میرے نزدیک

اس کلیہ سے یہ مسئلہ خارج ہی مگر یہ اصل جو قائم کی گئی ہی وہ بہت مناسب ہی اوسکو خاصکر کے ہندو دیکھ لین تاکہ اتفاق واتحاد مضبوط ہو جاوے مجھے تعجب ہے کہ جو لوگ بخوف الزام مالا یلزم میلاد شریف کو روکتے ہین وہ قربانی گاے کو اس خوف سے کیون نہین روکتے اور ایسے ہی جو لوگ ہندوستان کو دار حرب قرار دیتے ہین اُنکو کیا ضرور ہی کہ دار حرب مین شعار اسلام قربانی گائے کو قائم کرین دار حرب تو وہی ہی جہان شعار اسلام جاری ہون اب مین نے ارادہ کیا ہے کہ اس مبحث مین کوئی تحریر نہ کرونگا البتہ رجوع ہو تو اُسکو ظاہر کرونگا والسلام

خط مولنا محمود حسن صاحب مطبوعہ اخبار مشرق نمبر ۳۴ جلد ۱۴

احقر کی راے یہ ہی کہ مذہبی امور کو اثر اتفاق سے بالکل یکسو رکھکر صرف معاملات و مصالح دنیوی مین اس اتفاق سے کام لیا جائے اور سب سے اول مذہبی اُمور پر کسی قسم کا اثر ڈالنا نہ مذہبًا درست ہی اور نہ عقلی طور سے یہ بات نتیجہ خیز ہے۔ مسئلہ گاے کشی جسکی متعلق خواہل اسلام مین کھینچ تان نظر آرہی ہی اُسکے بارہ مین احقر ناچیز کی راے یہ ہی کہ حضرات اہل اسلام کو اُسکی موقوفی یا تنگی یا مذمت اور تقبیح مین حصہ لینا ہرگز نہ چاہیے اگر کسی خاص طور اور خاص نیت سے کوئی تنگی مباح بھی مان لی جائے مگر عوام مین اُسکا شیوع مضرت فی الدین سے خالی نہین ہوسکتا۔ والحذر والحذر البتہ اسی کے ساتھ اگر کوئی گائے کے علاوہ جانور کی قربانی اپنے کسی خیال سے کرے تو اُسمین بھی خلجان نہ کیا جائے اہل اسلام کو ضروری ہی کہ احکام شرعیہ کی حفاظت کا اول خیال رکھین اور جو مصائب دینی اور دنیوی پیش نظر ہین اور جن خطرناک باتون کی آمد آمد ہو رہی ہی اُن سے بھی غفلت کو جائز نہ سمجھین کاش پابندان و واقفان مذہب ہنود یہ خیال فرماکر کہ اہل اسلام کا مذہب سماوی مذہب ہے اور اہل راے کی راے پر مبنی نہین ہی اگر احکام اسلامیہ مین ہمکو معذور و مجبور نہ سمجھکر اس قسم کے تغیرات سے ہمکو معافی دین تو اس اتفاق مین امید بہبودی و کامیابی ہو سکتی ہی آہ بقدر حاجت

تمام شد